

بسم الله الرحمن الرحيم

نظام اسلام سے مقاصد کے حصول

(حلقہ 19)

"عقل کے ذریعے حاصل ہونے والا ایمان، تمام غیبی امور پر یقین کی بنیاد ہے"

(عربی سے ترجمہ)

کتاب "نظام اسلام" سے

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو عظیم فضل اور برکتوں کا مالک ہے، جو عزت اور شرف عطا فرماتا ہے، وہی وہ بنیاد ہے جسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، وہ عظمت ہے جسے کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر، جو تمام انسانوں میں بہترین فرد ہیں، عظیم رسولوں کی مہر ہیں، اور ان کے خاندان (رضی اللہ عنہم) اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) پر، اور ان کے ان عظیم پیروکاروں پر جو اسلام کے نظام پر عمل پیرا ہوئے اور اس کے احکام پر پوری پابندی سے عمل کرتے رہے۔ اے اللہ! ہمیں بھی ان میں شامل فرما، ہمیں ان کی صحبت میں جمع فرما، اور ہمیں طاقت عطا فرما یہاں تک کہ ہم اس دن آپ سے ملاقات کریں جب قدم پھسل جائیں گے، اور وہ دن بڑا ہولناک ہو گا۔

اے مسلمانو:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"بلوغ المرام من کتاب نظام الاسلام" کے عنوان کی اس کتاب میں جتنی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے، ہم آپ کے ساتھ کئی نشستیں کریں گے۔ ہماری یہ انیسویں قسط ہے، جس کا عنوان ہے "عقل کے ذریعے

حاصل ہونے والا ایمان، تمام غیبی امور پر یقین کی بنیاد ہے"۔ اس قسط میں ہم اس بات پر غور کریں گے جو کتاب 'نظام اسلام' کے صفحہ 15 اور 16 پر عالم اور سیاسی مفکر شیخ تقی الدین النہسانی نے بیان کی ہے۔

شیخ نہسانی، اللہ ان پر رحم فرمائے، نے فرمایا:

"لہذا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان عقل کے ذریعے ہونا چاہیے اور ضروری ہے کہ یہ ایمان عقلی ہو۔ کیونکہ یہی وہ بنیاد ہے جس پر تمام تر غیبی امور پر ایمان قائم ہے اور ہر اس چیز پر ایمان قائم ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ اور اس کی صفاتِ معبودیت پر ایمان لائے ہیں تو لازمی طور پر ہمیں ان چیزوں پر بھی ایمان لانا چاہیے جن کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے۔ خواہ عقل ان کا ادراک کر سکتی ہو یا یہ عقل سے ماوراء ہوں۔ کیونکہ ان کے بارے میں اللہ ہی نے خبر دی ہے۔ اسی لیے ان چیزوں پر ایمان لانا بھی فرض ہے، جن کا ذکر قرآن یا احادیثِ متواتر میں ہے۔ جیسا کہ قیامت کا دن، جنت، جہنم، عذاب، فرشتے، جن، شیاطین، حساب و کتاب وغیرہ۔ یہ ایمان اگرچہ نقلی اور سمعی طریقے پر ہے، لیکن دراصل یہ عقلی ایمان ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد کو عقلی طور پر ثابت کیا جا چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان کا عقیدہ عقل کی بنیاد پر یا اس چیز کی بنیاد پر ہونا چاہیے، جس کی اساس عقل پر ہو۔ پس مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر اس چیز پر اعتقاد رکھے جو عقل کے ذریعے یا قطعی اور یقینی سماعت کے ذریعے ثابت ہو۔ دوسرے لفظوں میں وہ چیز قرآن یا حدیثِ متواتر (قطعی احادیث) سے ثابت ہو۔ جو چیز ان دونوں (قرآن و سنتِ قطعی) سے ثابت نہ ہو، اس پر اعتقاد رکھنا حرام ہے۔ کیونکہ عقیدہ کی دلیل قطعی ہی ہو سکتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ زندگی سے قبل یعنی اللہ تعالیٰ اور زندگی کے بعد یعنی قیامت پر ایمان لانا فرض ہے۔ تخلیق کے تعلق کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی قبل از حیات کا اس زندگی کے ساتھ تعلق قائم کرتے ہیں۔ اور انسان کے دنیا میں کیے گئے اعمال کے محاسبے سے حیات دنیا کا دنیاوی زندگی کے بعد کے ساتھ تعلق قائم ہوتا ہے، یعنی اس دنیاوی زندگی کا قیامت سے تعلق قائم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ اس موجودہ زندگی کا اپنے سے قبل اور

بعد کے ساتھ تعلق ہے۔ اور ضروری ہے کہ اس زندگی میں انسان کے اعمال اس تعلق میں مقید ہوں۔ پس انسان زندگی میں اللہ تعالیٰ کے نظاموں کے مطابق چلے اور یہ اعتقاد رکھے کہ قیامت کے دن اس سے دنیاوی اعمال کے متعلق بعض پُرس ہوگی۔

اس بحث سے کائنات، حیات اور انسان سے ماوراء کے بارے میں روشن فکر (یعنی فکرِ مستنیر) پیدا ہوگئی اور اسی طرح زندگی سے قبل اور بعد کے بارے میں اور اس دنیاوی زندگی کے اپنے سے قبل اور بعد کے ساتھ تعلق، کے بارے میں روشن فکر پیدا ہوگئی۔ اور یوں "العقدۃ الخبری" اسلام کے عقیدے کے ذریعے جامع طور پر حل ہو گیا۔"

اور ہم اللہ کی بخشش، رحمت، رضا اور جنت کی امید رکھتے ہوئے کہتے ہیں:

لوگوں کے درمیان اکثر گفتگو معمولی اور غیر نتیجہ خیز امور پر ہوتی ہے، جن کا بنیادی اور اصل مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، جس کے نتیجے میں کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا۔ ہر گروہ اپنی رائے پر قائم رہتا ہے اور دونوں طرف کے افراد ایک دوسرے کو قائل نہیں کر پاتے، کیونکہ ان کی گفتگو میں ایک مضبوط بنیاد کا فقدان ہوتا ہے۔ مثلاً، کمیونسٹ صرف ان چیزوں کو مانتے ہیں جو مادی اور قابل محسوس ہوں، لہذا ان سے فرشتوں، جنت، جہنم یا قیامت کے بارے میں بحث کرنا بے سود ہے۔ یہ امور اصل اور بنیادی مسئلے کی شاخیں ہیں، اور وہ مسئلہ خالق کی موجودگی کو تسلیم کرنا ہے، جو بلند و برتر ہے۔ اس لیے جو کوئی کمیونسٹ یا دہریوں کے ساتھ ان ثانوی امور پر بحث کرنا چاہتا ہے، اسے پہلے خالق کی موجودگی کو ثابت کرنے کے بنیادی سوال کو حل کرنا ہوگا، اور پھر شیخ تقی الدین کی کتاب "نظام اسلام" میں بیان کردہ طریقہ کار کے مطابق عقلی گفتگو کرنی ہوگی، جو درج ذیل تین مراحل پر مشتمل ہے۔ ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے پر اس وقت تک نہیں بڑھنا چاہیے جب تک کہ مخالف شخص مکمل طور پر اور غیر مشروط طور پر پچھلے مرحلے کو قبول نہ کر لے۔ اگر یہ کامیاب ہو جائے تو ثانوی امور پر گفتگو کے لیے ایک مضبوط

بنیاد قائم ہو جائے گی، اور ان پر مزید بحث کی ضرورت باقی نہیں رہے گی، کیونکہ شاخ کی تصدیق بنیادی جڑ کی تصدیق پر منحصر ہے۔ اگر بنیادی جڑ ثابت ہو جائے، تو شاخ بھی ثابت ہو جاتی ہے، اور اس کے برعکس اگر بنیادی جڑ ثابت نہ ہو تو، ذیلی یا ثانوی امر بھی ثابت نہیں ہو سکے گا۔

یہ مراحل درج ذیل ہیں:

پہلا: خالق کی موجودگی کو ثابت کرنا۔

دوسرا: رسولوں کی ضرورت کو تسلیم کرنا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ثابت کرنا۔

تیسرا: یہ ثابت کرنا کہ قرآن اللہ جل جلالہ کی طرف سے ہے۔

اگر حامل دعوت اس طریقہ کار کو کمیونسٹوں اور ملحدوں کے ساتھ اپنی گفتگو میں اپنائے، تو وہ فرشتوں، جنت، جہنم، قیامت کے دن اور دیگر تمام غیبی امور (المُعَيَّبَات) کے وجود پر انہیں قائل کرنے میں زبردست اور بے مثال کامیابی حاصل کرے گا۔ اسے صرف یہ کرنا ہوگا کہ ان کے سامنے ان آیات کی تلاوت کرے جن میں ان امور کا ذکر ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا فُؤَادُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جس پر سخت گیر اور مضبوط فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ (سورۃ التحریم: 6)

اور وہ ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کے کلام میں سے ایسی آیات کی تلاوت کرے، جیسے:

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ \* وَإِنَّ الْفَجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ \* يَصَلُّونَهَا يَوْمَ الدِّينِ \* وَمَا هُمْ  
عَنْهَا بِغَائِبِينَ \* وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ \* ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ \* يَوْمَ لَا  
تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ

بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے \* اور بے شک بدکار لوگ جہنم میں ہوں گے \* جس میں وہ قیامت  
کے دن داخل ہوں گے \* اور وہ اس سے غائب نہ ہوں گے \* اور تمہیں کیا معلوم کہ قیامت کا دن کیا ہے؟ \* پھر  
تمہیں کیا معلوم کہ قیامت کا دن کیا ہے؟ \* وہ دن جب کوئی جان کسی دوسری جان کے لیے کچھ اختیار نہ رکھے گی،  
اور اس دن سارا اختیار اللہ کا ہوگا۔

(سورۃ الانفطار: 13-19)

اور وہ ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کے کلام میں سے ایسی آیات کی تلاوت کرے، جیسے:

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَاكِهُونَ \* هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ  
مُتَّكِنُونَ \* لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدْعُونَ \* سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ

"بے شک جنت کے ساتھی اس دن مشغول اور خوش ہوں گے \* وہ اور ان کی بیویاں سائے میں ہوں گے، تختوں  
پر تکیہ لگائے ہوئے \* ان کے لیے وہاں پھل ہوں گے اور وہ کچھ بھی طلب کریں گے، ان کے لیے ہوگا \* سلامتی،  
یہ رحمت والے رب کی طرف سے ایک قول ہوگا"

(سورۃ یسین: 55-58)

چنانچہ اگر وہ ان کے سامنے ان آیات کی تلاوت کرے، ان پہلے مراحل کو اختیار کرنے کے بعد، تو ان کے پاس  
سوائے اس کے کوئی چارہ نہ ہوگا کہ وہ اپنے ہاتھ اٹھا کر سر تسلیم خم کریں، اور کہنے پر مجبور ہو جائیں: "اللہ تعالیٰ کا  
کلام ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے سروں سے بلند ہے۔" یہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا میرے کمیونسٹ طلبہ  
نے کیا، جب میں انہیں اسلامی تعلیمات پڑھا رہا تھا۔ وہ خالق کی موجودگی کا انکار کرتے تھے اور، یقیناً، ان کا پورا حق

تھا کہ وہ ایک ایسے سبق کو سننے سے انکار کریں جس کا عنوان تھا: "موزوں پر مسح کرنا"، اس سے پہلے کہ ان کے دلوں میں خالق کائنات کی موجودگی پر مضبوط اور پختہ ایمان پیدا ہو، جو بلند و برتر ہے۔

مسلمان کا ایمان۔	
عقل کا صرف یقین کے ساتھ قبول کیے جاتے ہیں، جو یا تو عقل سے ثابت ہوں یا قطعی اور یقینی طریقے سے عقل کیے گئے ہوں، جیسے قرآن مجید اور قطعی و توہر کے ساتھ نقل ہونے والی احادیث۔	
اور وہ عقائد جیسے قیامت اور آخرت، جنت اور جہنم، فرشتے اور جن، اور جو ابدی اور سزا پر یقین، جو اس بنیاد پر قائم ہوں جس کی عقلی دلیل سے تصدیق کی گئی ہو، جیسا کہ قرآن مجید یا احادیث متواتر (یعنی قطعی دلیل) سے، پر ایمان لانا ضروری ہے۔	عقل پر مبنی ایمان میں وہ عقائد شامل ہیں جو خالق کی موجودگی اور یہ ایمان کہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے، روشن فکر (فکر مستنیر) کے ذریعے ثابت ہوتے ہیں۔
-	
جہاں تک ان باتوں کا تعلق ہے جو نہ تو عقل سے ثابت ہوں اور نہ ہی قرآن اور قطعی احادیث کے متن سے ثابت ہوں، تو مسلمان کے لیے ان پر بطور عقیدہ ایمان لانا حرام ہے۔	

جب اللہ جل جلالہ پر ایمان عقل سے آتا ہے، اور یہ ایسا ہی ہونا چاہیے، تو یہ ایمان وہ بنیاد ہے جس پر تمام غیبی امور اور ہر اس بات پر ایمان لایا جاتا ہے جو اللہ جل جلالہ نے ہمیں بتائی ہے، کیونکہ جب ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں، جو کہ صفاتِ الہیت سے موصوف ہیں، ہمیں یقیناً اس بات پر بھی ایمان لانا ہوگا جو کچھ اللہ نے ہمیں بتایا ہے، چاہے ہماری عقل اسے سمجھ سکے یا نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا علم دیا ہے۔ یہی وہ بات ہے جو اصول الفقہ کے علوم میں بیان کی جاتی ہے: " مَا يَقْتَضِيهِ صِدْقُ الْمُتَكَلِّمِ الْمَقْطُوعِ بِصِدْقِهِ شَرْعًا وَهُوَ اللَّهُ تَعَالَى " (کہنے والے کی سچائی کا یہ تقاضا ہے، جس کی سچائی شرعی طور پر یقینی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔) اس لیے قیامت، جنت، جہنم، حساب، سزا، فرشتے، جنت، شیطان اور وہ تمام باتیں جو قرآن مجید یا قطعی احادیث میں آئی ہیں، پر ایمان لانا ضروری ہے۔ یہ ایمان، چاہے وہ نقل اور سماع سے ہو، دراصل اپنی اصل میں عقلی ایمان ہے، کیونکہ اس کی اصل عقل سے ثابت ہوتی ہے۔

لہذا، مسلمان کے عقیدہ کو عقل سے یا عقل سے ثابت شدہ چیزوں پر مبنی ہونا ضروری ہے۔ مسلمان کو اس پر ایمان لانافرض ہے جو عقل سے ثابت ہو یا جو قطعی اور یقینی نقل کے ذریعے ثابت ہو، یعنی وہ جو قرآن مجید اور قطعی یعنی متواتر حدیث سے ثابت ہو۔ جو بات ان دونوں راستوں سے ثابت نہ ہو، یعنی عقل سے اور کتاب و سنت کے قطعی متن سے، اس پر ایمان لانا مسلمان کے لیے حرام ہے، کیونکہ عقائد صرف یقین سے ہی اختیار کیے جاتے ہیں۔

<p>انسان کی زندگی سے پہلے جو کچھ تھا، یعنی اللہ جل جلالہ، پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اللہ کے احکام وہ ربط ہیں جو زندگی اور اس سے قبل کے درمیان تعلق قائم کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مخلوق اور اس کے خالق، یعنی اللہ جل جلالہ، کے درمیان تخلیق کا تعلق بھی ہے۔ انسان کو زندگی میں اللہ جل جلالہ کے نظام کے مطابق چلنا چاہیے۔</p>	
<p>انسان کی زندگی سے پہلے جو کچھ تھا، یعنی اللہ جل جلالہ، پر ایمان لانا ضروری ہے۔</p>	<p>انسان کو زندگی میں اللہ جل جلالہ کے نظام کے مطابق چلنا چاہیے۔</p>
<p>انسان کے احکام وہ ربط ہیں جو زندگی اور اس سے قبل کے درمیان تعلق قائم کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مخلوق اور اس کے خالق، یعنی اللہ جل جلالہ، کے درمیان تخلیق کا تعلق بھی ہے۔</p>	<p>انسان کو زندگی میں اللہ جل جلالہ کے نظام کے مطابق چلنا چاہیے۔ اسے زندگی کے بعد آنے والے دن، یعنی قیامت، پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اعمال کا یہ حساب کتاب، زندگی کا اس کے بعد کے ساتھ تعلق جوڑتا ہے۔ یہ قیامت اور حساب کتاب کے درمیان تعلق کے علاوہ ہے۔</p>
<p>اس فہم کے ساتھ، کائنات، انسان، زندگی، اور جو کچھ اس سے پہلے آیا اور جو اس کے بعد آئے گا، کے بارے میں ایک روشن فکر کا آغاز ہوتا ہے، اور یہ سب آپس میں ایک مربوط تعلق میں ہیں۔ یوں، اسلامی عقیدہ نے سب سے بڑے مسئلے کا عمل حل پیش کر دیا ہے۔</p>	

لہذا، یہ ایمان لانا ضروری ہے کہ اس دنیا کی زندگی سے پہلے جو حقیقت ہے، وہ اللہ جل جلالہ کی ذات ہے، اور اس زندگی کے بعد جو حقیقت آئے گی، وہ یوم قیامت ہے۔ اللہ کے احکام ہی وہ رشتہ ہیں جو زندگی سے پہلے اور زندگی کے بعد کے درمیان تعلق قائم کرتے ہیں، اس کے علاوہ خالق کا انسان کے ساتھ تخلیق کا رشتہ بھی ہے۔ اور چونکہ انسان کے اعمال کا حساب اس کی دنیاوی زندگی کے مطابق لیا جائے گا، یہ وہ رشتہ ہے جو اس دنیا کی زندگی کو آخرت سے جوڑتا ہے، اور آخرت کے دن حساب کتاب کا قیام بھی اس تعلق / رشتہ کا اہم حصہ ہے۔

اس کے نتیجے میں، انسان کی زندگی کا مقصد اور اس کے عمل کا راستہ اللہ کے نظام کے مطابق ہونا چاہیے۔ اسے یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے دن اس کے اعمال کا حساب لے گا۔ اس سمجھ کے ذریعے، انسان میں کائنات، انسانیت، زندگی اور اس سے ماوراء کے حوالے سے روشن اور پُر اثر سوچ پیدا ہوتی ہے۔ یہ سوچ اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ اس دنیا کی زندگی کا تعلق صرف موجودہ حقیقت سے نہیں بلکہ اس سے پہلے اور اس کے بعد کے عالم سے بھی ہے۔ اس طرح، اسلامی عقیدہ نے سب سے بڑے مسئلے (العقدۃ الکبریٰ) کا مکمل حل پیش کر دیا ہے۔

اے مومنو!

ہم اس قسط کو یہاں ختم کرتے ہیں۔ آپ سے ہماری اگلی ملاقات ان شاء اللہ اگلی قسط میں ہوگی۔ تب تک، اور جب تک ہم آپ سے دوبارہ ملیں، اللہ کی حفاظت، سلامتی اور امان میں رہیں۔ ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اسلام کے ذریعے عزت بخشے، اسلام کو ہمارے ذریعے عزت عطا کرے، ہمیں اپنی مدد عطا کرے، ہمیں مستقبل قریب میں ریاستِ خلافت کے قیام کا مشاہدہ کرنے کی خوشی عطا کرے، اور ہمیں اس کے سپاہیوں، گواہوں اور شہداء میں شامل کرے۔ بے شک وہی محافظ اور اس پر قادر ہے۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔